بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیعیت

عقل و نقل کی روشنی میں

مرتب

محمود حسن غازی قاسمی

پیش کردہ

انجمن تحفظ شریعت الہ آباد

9335055437

Scanned with CamScanner

مقدمہ

اس کتابچہ کو جامہ تحریر میں لانے کا مقصد کسی فرقہ خاص کو ملامت کا نشانہ یا ہدف تنقید بنانا ہرگز نہیں بلکہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے بھی افراد جن کا تعلق کسی بھی فرقہ سے ہو ان کے سامنے معروضی انداز سے شیعہ حضرات کے کچھ مشہور عقائد ان کے دلائل اور ان پر وارد ہونے والے اعتراضات کو پیش کرنا ہے تاکہ کوئی شخص کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہے حقیقت اس کے سامنے آجائے باقی آج کل کے حالات ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ ہم اپنی افرادی قوت وطاقت بڑھانے کے بجائے فکری ونظری اختلاف کی بنیاد پر اپنی طاقت کو کمزور کرنے کا ذریعہ بنیں اب ہم قارئین کے سامنے شیعیت کا پس منظر پیش کرتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جاتے ہی اسلام مخالف طاقتیں اسلامی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی سازش میں لگ گئیں اسکے لئے انھوں نے کافی غور و فکر کیا اور اس نتیجہ پر پہونچیں کہ اگر اس کا خمیر خاندان نبوت کے حقوق کی پامالی اور محبت اہل بیت سے تیار کیا جائے تو کامیابی کے بھرپور امکانات ہیں حضرت ابوبکرؓ کے حسن انتظام اور حضرت عمرؓ کی سختی کی وجہ سے انھیں اسکا موقع نہ مل سکا لیکن امت کے تئیں حضرت عثمانؓ کی شفقت اور محبت نے اس سازشی گروہ کو موقع فراہم کردیا نتیجتاً یہ لوگ اپنے ہمنواؤں کے ساتھ دار السلطنت مدینہ پر حملہ آور ہوگئے

Scanned with CamScanner

اور حضرت عثمانؓ کو جام شہادت نوش کرنے پر مجبور کر دیا دوسری طرف حضرت علیؓ پر خلافت پر فائز ہونے کے لئے ایسا دباؤ بنایا کہ آپؓ کو اسلامی سلطنت کے حالات کے پیش نظر زمام سلطنت اپنے ہاتھ میں لینے ہی میں عافیت سمجھ میں آئی۔ یہی وہ وقت تھا جب حضرت امیر معاویہؓ کے مقابلے میں حضرت علیؓ کا ساتھ دینے والے لوگ شیعہ (مددگار) کہلائے سازشی گروہ نے امت کے اتحاد کو ختم کرنے ہی پر اکتفا نہ کیا بلکہ اس اختلاف کو پائدار بنانے کے لئے فاسد عقائد سے اسکی آبیاری شروع کی اور ان عقائد کو ایسی بزرگ شخصیتوں کی جانب منسوب کرنے لگے جو سبھی کے لئے قابل احترام تھے اور کمال ہوشیاری سے جب جب اس راز سے پردہ اٹھنے کا موقع آتا تقیہ کے لباس میں اسکی حقیقت چھپا لے جاتے اس طرح امت کے اندر عقائد کی بنیاد پر باقاعدہ ایک گروہ وجود میں آ گیا اس گروہ کو روحانی غذا پہونچانے کے لئے حدیث کی کتابیں بھی لکھی گئیں چار حدیث کی کتابیں زیادہ مشہور ہوئیں (۱) الجامع الکافی (۲) التہذیب (۳) الاستبصار (۴) من لا یحضرہ الفقیہ۔ لیکن بدقسمتی سے روایت کی چھان بین کا وہ معیار نہیں اپنایا گیا جو بخاری مسلم وغیرہ صحاح کی کتابوں کو حاصل ہوا نتیجتاً فرمان علیؓ پر مشتمل کتاب ''نہج البلاغہ'' کو تو قبولیت حاصل ہوئی لیکن فرمان رسول پر مشتمل کوئی ایک کتاب بھی اہل تشیع حضرات کے یہاں قبولیت نہیں حاصل کر سکی۔ قارئین سے

گذارش ہے کہ کھلے دل ودماغ کے ساتھ معروضات کا مطالعہ فرمائیں اور پھر خود فیصلہ کریں کہ کیا حقیقت ہے اور کیا بناوٹ۔

مسئلہ تعیین ائمہ

شیعہ حضرات نبوت کی طرح امامت کو بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر شدہ مانتے ہیں اور اماموں کے لئے تقریباً ان سبھی خصوصیات کے قائل ہیں جو قرآن وحدیث کے مطابق نبیوں کے لئے خاص ہوتے ہیں یعنی ائمہ نبیوں کی طرح معصوم ہوتے ہیں ان کی تعیین اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتی ہے ان کی اطاعت نبی کی اطاعت کی طرح فرض ہوتی ہے ان پر وحی کا نزول ہوتا ہے نبیوں کی طرح انھیں بھی کسی چیز کو حلال یا حرام کرنے کا اختیار ہوتا ہے انھیں، جو کچھ ہوا یا قیامت تک ہوگا سب کا علم ہوتا ہے بلکہ شیعہ فرقہ کے علماء کی اکثریت اس بات کی بھی قائل ہے کہ اماموں کے مرتبہ کو نہ کوئی فرشتہ پہونچا ہے اور نہ کوئی رسول۔

سب سے پہلے ہم عقیدۂ امامت کا تعارف پیش کریں گے اس کے بعد امامت کے سلسلے میں ان کی معتبر کتابوں کے حوالے نذر قارئین کریں گے تا کہ ہر ایک ذی فہم اور حق کی تلاش کرنے والے کے سامنے سارے دلائل نکھر کر سامنے آجائیں اس کے بعد جو کچھ وہ اپنے دل ودماغ میں بسائے اسمیں کہیں اندھیرے اور غلط فہمی کا شائبہ نہ رہے۔

Scanned with CamScanner

قرآن شریف میں ایک دو نہیں تقریباً بارہ جگہوں پر امام کا لفظ استعمال ہوا ہے لیکن کہیں بھی شیعہ حضرات کے امامت سے متعلق عقائد کی گنجائش نہیں نکلتی حالانکہ شیعہ حضرات کے مطابق چونکہ اس عقیدہ کا اختیار کرنے والا ہی جنت میں جا سکے گا اس لئے قرآن شریف میں چند بار نہیں تو کم از کم ایک آدھ بار ضرور عقیدہ امامت کی وضاحت بھرپور انداز سے ہونی چاہئے تھی مگر افسوس ہم دیکھتے ہیں کہ پورا قرآن اس انداز کے عقیدے سے خالی ہے البتہ ایک لفظ قرآن شریف میں اولی الامر آیا ہے جنکی اطاعت کا مشروط حکم دیا گیا ہے اس آیت میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ اولی الامر یعنی صاحبان حکومت کی اطاعت اس وقت تک ہی واجب ہے جب تک کہ وہ منشا خدا اور رسول سے ہم آہنگ ہو اس سے ٹکراؤ کی شکل میں ہر مسئلہ قابل رد ہے جبکہ عقیدۂ امامت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ نبی اور رسول سے جدا ایک الگ عقیدہ ہے جسے خود یہ حیثیت حاصل ہے کہ جس چیز کو چاہے حلال ٹھہرائے جس چیز کو چاہے حرام، ہر ایک کے لئے اسکی اطاعت لازم ہے۔

اصول کافی شیعہ حضرات کی بڑی معتبر کتاب ہے۔ جس میں درج ہے محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ائمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مرتبہ ہیں مگر وہ نبی نہیں جتنی عورتیں نبی کے لئے حلال تھیں ان کے لئے حلال نہیں اس کے سوا باقی تمام باتوں میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مرتبہ ہیں

(اصول کافی باب ان الائمۃ محدثون) علامہ خمینی صاحب نے تو اماموں کے مرتبہ کو نبیوں کے مرتبہ سے بھی افضل مانا ہے اپنی کتاب (التحریر الوسیلہ، ص:۵۲) میں فرماتے ہیں ہمارے ائمہ کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے کہ وہاں تک نہ کوئی مقرب فرشتہ ہو سکتا ہے نہ کوئی نبی مرسل۔ اصول کافی: ج ۲: ص، ۱۸۴۔ میں ہے جنت میں صرف وہی داخل ہوگا جس نے ہم اماموں کو پہچانا اور ہم نے اسکو پہچانا اور دوزخ میں صرف وہی داخل ہوگا جس نے ہمارا انکار کیا اور ہم نے اس کا انکار کیا'' افسوس صد افسوس کہ لاکھوں اہل توحید و ایمان ان کو نہ پہچان سکے اور جنت سے محروم رہے۔ اور پہچانتے بھی تو کیسے پہچانتے! کیونکہ چھٹویں امام حضرت امام جعفر صادق کی جانب سے سخت ہدایت تھی کہ ان کے دین اور مسلک کو چھپایا جائے اصول کافی میں سلیمان بن خالد سے روایت ہے امام جعفر نے فرمایا اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے چھپایا خدا نے اسے عزت دی اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا (اصول کافی ج ۴۔ ص ۱۷۴ بحوالہ آیات بینات)

اب ذرا قارئین غور فرمائیں کیسے تھے وہ امام جو خود کو خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے لاکھوں کو جنت سے محروم رکھنا گوارا کیا لیکن خود کو ظاہر نہیں کیا اس کے مقابلے میں عقیدۂ رسالت پر فائز ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ دیکھتے ہیں کہ ہنستی مسکراتے خطرات کو گلے لگالیا۔ انسانیت کو جنت کی راہ پر لگانے کے لئے ہنستے مسکراتے خطرات کو گلے لگالیا۔

عظمت صحابہ

کسی شخص کی سماجی حیثیت اور اس کے مقام و مرتبہ کی پہچان کے لئے اس کے اصحاب کا سمجھنا اور پرکھنا کافی ہے کسی معلم اور مربی کی صلاحیت کا اندازہ لگانے کے لئے اس کے شاگردوں کی تعلیم اور تربیت کو جانچ لینا کافی ہے کسی مہم اور مقصد کی کامیابی کے لئے اس میں لگے افراد کے اخلاص اور کوشش کو سمجھ لینا کافی ہے۔ مگر افسوس! شیعہ حضرات کے عقائد کی روشنی میں ان معیارات اور کسوٹیوں کی رو سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس اور انداز تربیت پر ناکامی و نامرادی کے وہ داغ لگتے ہیں جن کا دور کرنا ناممکن ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی شان میں جو عقائد شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں میں منقول ہیں ان کی رو سے صرف صحابہ کرام کا مقام و مرتبہ ہی نہیں متاثر ہوتا بلکہ اس کی چھینٹیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن بے داغ پر بھی پڑتی ہیں، ان عقائد نے شیطان کی اس چال کو بھی کامیابی سے ہمکنار کیا جس کے ذریعہ اس نے ان ذرائع اور طرق کو بے اعتبار بنانے کی کوشش کی جو ہمارے لئے کامیابی کا زینہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عادت واطوار معمولات وفرمودات سے واقفیت کے لئے واحد ذریعہ ہیں، صحابہ کرام کی کیا شان ہے ہم حضرت علیؓ کے مندرجہ ذیل قول کی روشنی میں کچھ اندازہ لگا سکتے ہیں۔

"میں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے لیکن تم میں سے کسی کو بھی ان سے

مشابہ نہیں پایا ہے وہ پریشان بال صبح کرتے تھے رات سجود اور قیام میں گذارتے تھے اپنی پیشانیوں کو خاک پر رکھتے تھے اور قیامت کے خوف سے اس طرح تڑپتے تھے گویا انگاروں پر لوٹ رہے ہوں۔ جب کبھی خداوند کریم کا ذکر ہوتا تو ان کی آنکھوں سے اتنے آنسوں بہتے کہ گریبان تر ہو جاتے اور خوف عذاب اور امید ثواب سے اس طرح لرزہ براندام ہو جاتے جیسے آندھی سے درخت ہلنے لگتے ہیں۔ (نہج البلاغہ ج ا ص ۱۹ بحوالہ مسلک اعتدال)

غور کرنے کا مقام ہے کہ جن اصحاب نے اپنے دین کو بچانے اور اسے سنوارنے کے لئے وطن کو خیر باد کہا بیوی بچوں سے جدا ہوئے، قید کی مشقت کو گلے لگایا، جان کو ہتھیلی میں لے کر میدان میں کود پڑے توحید کے مرجھائے پیڑ کو اپنے خون سے سینچ کر ہرا بھرا کر دیا اپنی قربانیوں سے خانہ کعبہ کو بتوں سے آزاد کرنے کے وسائل فراہم کئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے اپنے جسموں کو ڈھال میں تبدیل کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے پر اپنے گھر کا سارا سامان خیرات کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں اپنے باپ بیٹوں کے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا۔ ایسے اعلیٰ صفات کے حامل افراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرماتے ہی دنیا کے نوچنے میں لگ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت اور خواہش کو پیروں تلے روند ڈالا اور قیادت و سیادت کی خواہش میں ایسے گرفتار ہوئے کہ نہ اللہ کے حکم کو خاطر میں لائے نہ مرضی رسول کی طرف نگاہ ڈالی اور نہ ہی خاندان رسالت کا احترام کیا۔ کیا حقیقت کی دنیا میں ایسا ہونا

ممکن ہے؟ کہ ایک دو نہیں ہزاروں ہزار افراد دو غلے پن کا شکار ہو جائیں اور ایک دو دن ہی میں اعلیٰ صفات سے کنارہ کش ہو کر ادنیٰ صفات کے حامل بن جائیں وہ صحابیات جنہیں اللہ تعالیٰ نے امت کی مائیں ہونے کا تمغہ عطا فرمایا (الاحزاب) حرم نبوی کے لئے ان کا انتخاب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال فرماتے ہی امت کو گمراہی کی راہ پر لگانے والی بن جائیں۔ حقیقت کیا ہے؟ اس سے واقفیت کے لئے صحابہ کے سلسلے میں شیعہ حضرات کی معتبر کتب کے حوالے نذر قارئین کرتے ہیں اس کے بعد انشاء اللہ قرآن شریف کی روشنی میں اس کا تجزیہ کریں گے۔

کلینی نے جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تین افراد کے علاوہ سب مرتد ہو گئے میں نے پوچھا کہ وہ تین کون ہیں؟ تو فرمایا مقداد بن اسودؓ، ابوذر غفاریؓ اور سلمان فارسیؓ (فروع الکافی باب ۴۹۔ بحوالہ شیعوں کا اعتقاد)۔

المجلسی نے بحار الانوار میں ذکر کیا ہے کہ علی بن حسین سے ان کے ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور میں نے آپ کی بہت خدمت کی ہے اس لئے آپ مجھے اس کے عوض ابوبکرؓ و عمرؓ کے بارے میں ضرور بتلائیں تو انھوں نے بتایا کہ وہ دونوں کافر تھے اور جو شخص ان دونوں سے محبت کرے گا وہ بھی کافر ہے (بحار الانوار۔ ص: ۵۲۲)۔

اب ہم عظمت صحابہؓ کے سلسلے میں قرآن شریف کی آیات کا ترجمہ نذر قارئین کرتے ہیں "جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی پہلے ایمان لائے) مہاجرین میں سے اور انصار میں سے اور جنھوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں (التوبۃ: ۱۰۰)

دوسری آیت ان صحابہ کے بارے میں ہے جو بیعت رضوان میں شریک رہے (اے پیغمبر)! جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے خوش ہوا اور جو ان کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا تو ان پر تسلی نازل فرمائی اور انھیں جلد فتح عنایت کی (الفتح: ۱۸)

اس قسم کی بہت سی آیتیں قرآن شریف کے مختلف مقامات میں مذکور ہیں جنھیں ہم طوالت کے خوف سے ترک کرتے ہیں۔ قارئین با تمکین، جو بات بغیر کسی تکلف اور غور و فکر کے نکھر کر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ عمومی طور پر بھی مسلمان مہاجرین وانصار جنھوں نے اپنے جان و مال سے اسلام کے درخت کو سینچا ان کا اللہ تعالیٰ کے دربار میں بڑا مقام ہے البتہ وہ لوگ جنھوں نے اسلام کے شروع دور میں قربانی پیش کی ماحول سے مقابلہ کیا گھر بار چھوڑ کر دین کی مضبوطی کی خاطر بارگاہ رسالت میں آرہے ان کا مقام دوسروں سے کہیں زیادہ بلند ہے خصوصی طور پر ان کو رضاء خداوندی کا تمغہ عطا کیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ لوگ جو جنگ بدر میں شریک

رہے ان کے اگلے گناہ بھی معاف کردئے گئے جیسا کہ شیعی مفسر تفسیر مجمع البیان میں حاطب بن ابی بلتعہ" کے واقعہ کے پس منظر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عمرؓ سے گفتگو نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کیا جانتے ہو تم اے عمر! شاید اللہ تعالیٰ آگاہ ہوا اہل بدر پر پس ان کو بخش دیا اور کہا جو کچھ تم چاہو کرو میں نے معاف کردیا (بحوالہ آیات بینات ج ۲۔ص ۹۸)

لیکن صحابہ کرام کی اس عظمت کا شیعہ حضرات انکار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں (۱) یہ مقام اس وقت حاصل ہے جبکہ وہ آخر وقت تک کفر و نفاق سے محفوظ رہے ہوں (۲) ان آیتوں میں مذکورہ فضیلت در حقیقت چند صحابہ کرام ہی کو حاصل ہوئی البتہ اس کے اظہار کے لئے انداز عام اختیار کیا گیا جس سے دھوکا ہوا کہ صحابہ کرام کی اکثریت فضیلت کے مقام پر فائز تھی۔ پہلے تبصرے کا جواب یہ ہے کہ مہاجرین وانصار کو رضاء خداوندی اور وعدہ جنت کا یہ انعام کسی ایسی ذات کی جانب سے نہیں جو وقتی قربانی اور ریاکاری سے متاثر ہو گیا ہے بلکہ ایسے علیم خبیر کی جانب سے ہے جو دلوں کے راز سے بھی واقف ہے اور حال ہی طرح مستقبل کے بھی ایک ایک سکنڈ پر اسکی نظر ہے جب اللہ تعالیٰ نے جان لیا اور سمجھ لیا کہ مہاجرین وانصار کی جماعت ایسی جماعت ہے کہ جن کے دل پاک ہو چکے ہیں اور مستقبل میں بھی کسی قابل ذکر جرم کا صدور ان سے نہ ہوگا تب اللہ تعالیٰ نے انھیں اس خطاب

Scanned with CamScanner

سے نوازا۔ رہا دوسرا تبصرہ تو اس پر صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ جس جماعت کے ننانوے فیصد افراد منافق و کافر ہوں صرف ایک فیصد افراد ہی اچھے ہوں تو ایسی جماعت کی تعریف میں آسمان کے قلابے ملانا احمقوں کا تو کام ہوسکتا ہے۔ نعوذ باللہ خداوند حکیم کا یہ کام نہیں ہوسکتا۔ جماعت صحابہ کے جگمگاتے ستاروں میں سے ایک حضرت علیؓ بقیہ تین خلفاء کے بارے میں فرماتے ہیں "میری بیعت انھیں لوگوں نے کی ہے جنھوں نے ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور انھیں باتوں پر بیعت کی ہے پھر نہ تو موجود شخص کو کوئی دوسرا اختیار باقی رہ جاتا ہے نہ غیر موجود شخص کو اسے مسترد کرنے کا حق ہے شوریٰ مہاجرین وانصار ہی کا حق ہے اگر وہ کسی شخص پر اتفاق رائے کرلیں اور اسے امام بنالیں تو اسی میں خدا کی خوشنودی ہے (نہج البلاغہ، ج ۳۔ ص ۷۔ بحوالہ مسلک اعتدال)۔

دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ کا حضرت علیؓ کے دل میں کیا مقام تھا اس کا اندازہ آپ صرف اس سے لگا سکتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنی کمسن صاحبزادی کا نکاح حضرت عمرؓ سے کردیا تھا مشہور شیعی مؤرخ مرزا محمد تقی خاں ناسخ التواریخ میں لکھتے ہیں ام کلثوم بنت علی سے عمر بن خطاب نے شادی کی اور ان سے زید ورقیہ پیدا ہوئے (ناسخ التواریخ، ص ۲۱۷۔ بحوالہ آیات، بینات)

حفاظت قرآن

قرآن شریف کی سورہ الحجر آیت نمبر ۹ میں ہے ''بیشک یہ (کتاب) نصیحت ہمیں نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں'' اس واضح ارشاد اور ذمہ داری کے اعلان کے بعد اگر کوئی شخص کتنے ہی دلائل اور براہین کے ساتھ یہ دعوہ کرے کہ موجودہ قرآن وہ قرآن نہیں جو لوح محفوظ میں ہے اور جسے حضرت جبرئیل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا تو اس کے کفر میں کیا شک ہو سکتا ہے کیونکہ یہ دعوہ در حقیقت نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے یا ذمہ داری سے راہ فرار اختیار کرنے کے الزام کے مماثل ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ حفاظت قرآن میں شک کا خیال بھی شیعہ حضرات کا ہے لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ بہت سے شیعہ علماء اور فقہا کا یہ عقیدہ ہے اور اس سلسلے میں ہمیں اصول کافی سے بھرپور رہنمائی ملتی ہے اور یہ کتاب وہ کتاب ہے جس کے سلسلے میں دعوہ ہے کہ بارھویں امام، امام غائب نے اسکی تصدیق فرمائی ہے (مقدمۃ الکافی)۔

ہشام بن عبداللہ سے روایت ہے کہ امام جعفر نے فرمایا کہ وہ قرآن جس کو جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لے کر نازل ہوتے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ (اصول کافی باب فضل القرآن)

سورہ احزاب کے آخری رکوع میں یہ آیت ہے "من یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما" اس آیت کے بارے میں اصول کافی میں ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی "ومن یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزا عظیما (اصول کافی)

اہل سنت کے مخالف چند مسائل

(۱) جن حیوانوں کا گوشت کھانا حلال ہے مثلاً گائے، بھینس یا بھیڑ بکری وغیرہ ان کا پیشاب و گوبر پاک ہے (۲) مبطلات نماز۔۹۔ تکفیر یعنی بغیر تقیہ کے عمداً ہاتھ باندھ کے نماز پڑھنا (۳) جو نماز باپ سے بلکہ بنا بر اقوی ماں سے بھی فوت ہو گئی ہو اور فوت ہونا کسی عذر کی وجہ سے ہو تو ولی پر واجب ہے کہ اسکی قضا بجا لائے اور ولی سے مراد میت کا خلف اکبر ہے (۴) نماز میت واجب کفائی ہے اور یہ نماز جماعت سے ضروری نہیں اگر تنہا ایک شخص بھی پڑھ لے تو کافی ہے۔ البتہ جماعت مستحب ہے اس نماز میں طہارت شرط نہیں ہے (۵) خمس۔ فروع دین اور ضروریات دین میں سے ہے پانچویں حصہ کا نام خمس ہے۔ جو محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے۔ یہ مال غنیمت، سونا، چاندی وغیرہ نکلا ہوا خزانہ، سمندر سے نکالی جانے والی چیزیں کاروبار سے جو منافع حاصل ہوا اور خرچ سے بچ جائے (مخلصا من تحفہ) (۶)

خمس کے چھ حصے ہوتے ہیں تین حصے امام کے اور وہ اس زمانے کے حضور صاحب العصر بارھویں امام عجل اللہ ظھورہ ہیں اور تین حصے سادات کے یتیموں، مسکینوں اور پریشان حال مسافروں کے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مومن شیعہ اثنا عشری ہوں۔ (۷) قمر در عقرب یا تحت الشعاع کی تاریخوں میں نکاح کرنا مکروہ ہے (۸) پاک دامن مومنہ عورت سے متعہ کرنا مستحب ہے اور کنواری لڑکی سے مکروہ ہے (۹) اسی روز (ساتویں دن) بچہ کے کان میں خواہ لڑکا ہو یا لڑکی سوراخ کرنا مستحب ہے۔ (۱۰) جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سر میں کنگھی بہت کرنا بخار کو دور کرتا ہے روزی میں اضافہ کرتا ہے اور جماع کی قوت کو زیادہ کرتا ہے۔

(۱۱) عریضہ حاجت: زعفران سے عریضہ کے درمیان میں اپنی حاجت لکھ کر نیچے اپنا نام لکھے اور خوشبو یعنی عطر لگا کر آٹے یا پاک مٹی میں رکھکر دریا یا نہر یا گہرے کنویں میں صبح ڈالے (اس کے بعد ایک دعا پڑھنے کی ہدایت ہے۔ جس کا مفہوم ہے اے حسین بن روح آپ اللہ تعالیٰ کے پاس باحیات ہیں میرا یہ رقعہ صاحب الامر علیہ السلام کے حوالہ کر دیں) (۱۲) عید نوروز جسکی تاریخ بحساب شمسی اکیس مارچ ہوتی ہے سنت ہے کہ مومنین اس روز ایک دوسرے پر پانی چھڑکیں یا خود اپنے اوپر پانی ڈالیں۔ (۱۳) سفر کے لئے بہترین دن روز شنبہ اس کے بعد منگل جمعرات ہیں اور بدترین دن سفر کے لئے پیر و بدھ ہیں نوٹ:۔ یہ بھی مسائل

تحفۃ العوام مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ سے اخذ کئے گئے ہیں (۱۴) نوربیع الاول کی عید میں (اللہ تعالیٰ) نے تمام فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ اس تاریخ سے تین دن تک قلم آدمیوں سے اٹھالیں اور کوئی شخص کوئی گناہ کیوں نہ کرے اسکو نہ لکھیں (زادالمعاد از ملاباقر مجلسی مطبع نول کشور، بحوالہ آیات بینات ص۔۲۲۳

کمپوزنگ:۔رهنماکمپیوٹ... آباد،الہ آباد
موبائل:۔9819818816 ، 9792...